

از عدالت عظمیٰ

12 مارچ 1964

ایپاری چننا کرشنا مورتی، پروپرائٹرز، ایپاری چننا مورتی اینڈ سنسز، برہم پور، اورسیا

بنام

اسٹیٹ اورسیا

(منسلک درخواست کے ساتھ)

[پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، سی۔ جے۔، کے۔ این۔ وانچو، جے۔ سی۔ شاہ، این۔ راجگو پالا آیا نگر اور ایس۔ ایم۔ سکری، جسٹسز۔]

بنیادی حقوق۔ حکومت کی طرف سے کچھ اشیا کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کا نوٹیفیکیشن۔ نوٹیفیکیشن کے تحت مستثنیٰ ہونے کا دعویٰ کرنے والا درخواست گزار۔ توثیق ایکٹ نافذ ہونا۔ سابقہ کارروائی۔ جواز۔ قانون سازی، اگر غیر آئینی ہو۔ اڑیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947، (1947 کا 14)، دفعہ 6۔ سیلز ٹیکس توثیق ایکٹ، 1961 (1961 کا 7) دفعہ 2۔ آئین ہند، آرٹیکل 14، 19(1)(g)۔

درخواست گزار، ایک تاجر، جو "نیلین اور سیسی" اور سونے اور چاندی کے زیورات کا کاروبار کرتا تھا، اڑیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کے تحت ایک رجسٹرڈ "ڈیلر" تھا۔ حکومت نے مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 6 کے تحت اپنے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے یکم جولائی 1949 کو ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا جس میں کچھ مضامین کو اس ایکٹ کے چارجنگ سیکشن کے عمل سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ نوٹیفیکیشن کے تحت سونے کے زیورات کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کا حکم دیا گیا تھا جب انہیں فروخت کرنے والا صنعت کار سونے کی قیمت اور تیاری کی لاگت کے لیے الگ سے معاوضہ لیتا ہے۔ درخواست گزار نے سیلز ٹیکس افسر کے سامنے اپنا ریٹرن فائل کیا اور مذکورہ نوٹیفیکیشن کے تحت سیلز ٹیکس سے چھوٹ کا دعویٰ کیا۔ جون 1952 تک چھوٹ کے دعوے کو برقرار رکھا گیا۔ تاہم، بعد میں، ان تشخیصوں کو ایکٹ کی دفعہ 12(7) کے تحت دوبارہ کھول دیا گیا اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ سونے کے زیورات کی فروخت کے کچھ لین دین پر کی گئی کٹوتیاں جائز نہیں تھیں اور

درخواست گزار تشخیص سے بچ گیا تھا۔ درخواست گزار نے استدعا کی کہ وہ چھوٹ کا حقدار ہے، کیونکہ اس کا تعلق مینوفیکچررز کے اس طبقے سے ہے جس کا نوٹیفیکیشن میں حوالہ دیا گیا ہے۔ سیلز ٹیکس افسر نے درخواست گزار کی دلیل کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے اپیلوں کو ترجیح دے کر مذکورہ فیصلے کو چیلنج کیا، لیکن مذکورہ اپیلیں بھی مسترد کر دی گئیں۔

ان اپیلوں کو زیر التواء رکھتے ہوئے، درخواست گزار سمیت دیگر ڈیلروں کے حوالے سے کیے گئے اسی طرح کے جائزوں کو ہائی کورٹ کے سامنے رٹ درخواستوں کے ذریعے چیلنج کیا گیا۔ ہائی کورٹ نے درخواست گزار کے مقدمے کو برقرار رکھا اور سیلز ٹیکس افسر کو درخواست گزاروں کے استثنیٰ کے دعوے کی اجازت دینے کی ہدایت کرتے ہوئے رٹس جاری کیں۔ اس فیصلے کے اعلان کے بعد، تنازعہ ایکٹ کو مقننہ نے یکم اگست 1961 کو منظور کیا تھا اور اسے 18 ستمبر 1961 کو شائع کیا گیا تھا، جس میں سیکشن 2 میں ایک آپریٹوشن شامل تھی۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ کسی بھی عدالت کے کسی فیصلے، فرمان یا حکم میں کسی بھی چیز کے باوجود، 28 جولائی 1947 کے حکومت کے نوٹیفیکیشن کے شیڈول میں آسٹم 33 کے خلاف آنے والے لفظ مینوفیکچرر کا مطلب ہوگا اور ہمیشہ اس کا مطلب یہ سمجھا جائے گا کہ جو شخص اپنی محنت سے مناسب شکلوں میں مواد تیار کرتا ہے اور وہ شخص جو اس میں تیار کردہ اشیاء کے حوالے سے کاروبار کے مقصد کے لیے فیٹری کا مالک ہے یا چلاتا ہے۔ موجودہ رٹ پٹیشن میں اس سیکشن کے جواز کو چیلنج کیا گیا تھا۔

اس بات پر زور دیا گیا کہ (i) چونکہ ریاستی حکومت کی طرف سے دفعہ 6 کے ذریعے اس کو دیے گئے اختیارات کی بنا پر چھوٹ دی گئی تھی، اس لیے مقننہ کے لیے یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ اس چھوٹ کو ماضی سے ہٹائے۔ (ii) یہ کہ اعتراض شدہ ایکٹ کے سیکشن 2 کی شق امتیازی تھی اور اس طرح آرٹیکل 14 کے ذریعہ ضمانت شدہ قانون کے سامنے مساوات کی خلاف ورزی کرتی ہے اور (iii) کہ اعتراض شدہ سیکشن کے ماضی سے متعلق عمل کو غیر آئینی قرار دیا جانا چاہئے، کیونکہ یہ آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت درخواست گزار کے بنیادی حق پر غیر معقول پابندی عائد کرتا ہے۔

منعقد: (i) مقننہ نے اعتراض شدہ ایکٹ کی دفعہ 2 کے ذریعے جو کچھ کرنے کا ارادہ کیا تھا، وہ نوٹیفیکیشن کے ارادے کو واضح کرنا تھا۔ اور، اگر ریاستی حکومت کو چھوٹ دینے یا واپس لینے کا اختیار دیا گیا تھا، تو اس سے ممکنہ طور پر اس سلسلے میں کوئی التزام کرنے کی مقننہ کی اہلیت پر اثر نہیں پڑ سکتا تھا۔

(ii) اعتراض شدہ قانون کے دفعہ 2 کے ذریعے جس نوٹیفیکیشن کی تشریح کی گئی ہے اس

سے ان کاریگروں کو فائدہ ہوتا ہے جو خود زیورات تیار کرتے ہیں اور جو فیکٹریاں چلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹ دینے کا بنیادی مقصد یہ کہہ کر حاصل کیا جاسکتا ہے کہ کارخانہ دار کا مطلب یا تو مناسب طریقے سے نام نہاد کارخانہ دار ہے یا وہ جو کاریگروں کو سونے کے زیورات بنانے میں مشغول کرتا ہے۔ موجودہ معاملے میں درخواست گزاروں کا زیورات کی تیاری سے براہ راست تعلق نہیں تھا، اور اعتراف ہے کہ انہوں نے مذکورہ زیورات خود نہیں بنائے تھے۔ لہذا، وہ افراد جو اعتراض شدہ ایکٹ کی دفعہ 2 کی دفعات کے نتیجے میں استغنی کے نوٹیفکیشن کا فائدہ اٹھاتے ہیں، ان کا تعلق اسی طبقے سے نہیں کہا جاسکتا جس کا تعلق درخواست گزاروں سے ہے۔ دونوں زمرے الگ الگ ہیں اور ان کے درمیان کوئی مماثلت یا مماثلت نہیں ہے، اور اگر ایسا ہے تو، آرٹیکل 14 کی بنیاد پر بنیادی دلیل موجود نہیں ہے۔

(ii) اس دلیل کو قبول کرنا مشکل ہوگا کہ چونکہ ماضی سے متعلق کارروائی بعض صورتوں میں سختی سے کام کر سکتی ہے، اس لیے قانون سازی خود ہی غلط ہے۔ موجودہ کیس کے حالات میں یہ ماننا ممکن نہیں ہوگا کہ اعتراض شدہ ایکٹ کی دفعہ 2 کی شق کو ماضی سے متعلق بنا کر مقننہ نے آرٹیکل 19(1)(جی) کے تحت درخواست گزار کے بنیادی حقوق پر پابندی عائد کر دی ہے جو معقول نہیں ہے اور عام لوگوں کے مفاد میں نہیں ہے۔

اصل عدالتی حد اختیار : تحریری درخواست نمبر 125-135، اور 1963 کا 233۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے اے وی وشونا تھ شاستری، ٹی اے رامچندرن، بی پارتھاسارثی، اوسی ماتھر، جے بی داداچنچی اور رویندر نارائن (ڈبلیو پی نمبر میں)۔

جواب دہندگان کے لیے ایچ این سنیل، سالیسیٹر جنرل، این ایس بندرا اور آراین سچتی (ڈبلیو پی نمبر 125-135 / 63 میں)۔

درخواست گزار کی طرف سے اوسی ماتھر، جے بی داداچنچی اور رویندر نارائن (ڈبلیو پی نمبر 233 / 1963 میں)۔

آراین سچھی، جواب دہندگان کے لیے (ڈبلیو پی نمبر 233 / 63 میں)۔

12 مارچ 1964ء - عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا تھا۔

گھیندر گڈ کر، سی ہے۔ 12 رٹ پٹیشنوں کا یہ گروپ اڑیسہ سیلز ٹیکس ویلڈیشن ایکٹ، 1961 (1961 کا ایکٹ نمبر 7) (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کے جواز کے بارے میں ایک مشترکہ سوال اٹھاتا ہے۔ درخواست گزار جن حقائق پر بھروسہ کرتے ہیں وہ ایک جیسے ہیں، اور اس لیے ہم 1963 کے رٹ پٹیشن نمبر 125-135 پر مشتمل پہلے گروپ میں حقائق کا ذکر کریں گے۔ اس گروپ میں درخواست گزار شری ایپاری چننا کرشنا مورتی، مالک، ایپاری چننا کرشنا مورتی اینڈ سنز، برہم پور، اڑیسہ ہیں۔ وہ ایک تاجر ہے جو برہم پور میں "نلین اور سپیسی" اور سونے اور چاندی کے زیورات کا کاروبار کرتا ہے اور اس طرح کے تاجر کے طور پر، اسے اڑیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 (1947 کا ایکٹ نمبر 14) کے تحت "ڈیلر" کے طور پر رجسٹرڈ کیا گیا ہے۔ مذکورہ ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد، حکومت اڑیسہ نے مذکورہ سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت اپنے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا جس میں کچھ اشیاء کو اس ایکٹ کے چارجنگ سیکشن کے عمل سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ اس نوٹیفیکیشن کے تحت، سونے کے زیورات کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کا حکم دیا گیا تھا جب انہیں فروخت کرنے والا کارخانہ دار سونے کی قیمت اور تیاری کی لاگت کے لیے الگ سے معاوضہ لیتا ہے۔ یہ نوٹیفیکیشن یکم جولائی 1949 کو جاری کیا گیا تھا۔ اپنے کاروبار کے دوران درخواست گزار کارٹیگروں کو سونا فراہم کر کے اور ان کی نگرانی میں ان کے ذریعے تیار کردہ زیورات بنا کر سونے کے زیورات تیار کرتا ہے اور جب زیورات اتنے تیار ہو جاتے ہیں تو وہ انہیں اپنی دکان میں فروخت کرتا ہے اور سونے کی قیمت اور تیاری کی لاگت کو الگ سے دکھا رہا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درخواست گزار کا الزام ہے کہ وہ استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن کے فائدے کا دعویٰ کرنے کا حقدار ہے۔

اس عرضی کے مطابق، درخواست گزار نے برہم پور میں سیلز ٹیکس افسر کے سامنے اپنا ریٹرن داخل کیا اور فروخت پر سیلز ٹیکس سے چھوٹ کا دعویٰ کر رہا تھا کیونکہ وہ مذکورہ نوٹیفیکیشن کے تحت چھوٹ کا حقدار تھا۔ جون 1952 تک، اس کی طرف سے کی گئی چھوٹ کے دعوے کو برقرار رکھا گیا اور مذکورہ سونے کے زیورات کی فروخت کی نمائندگی کرنے والی رقم کو درخواست گزار کی طرف سے اپنے ریٹرن میں دکھائے گئے قابل ٹیکس کاروبار سے کاٹ لیا گیا۔ تاہم، بعد میں، ان تشخیصوں کو ایکٹ کی دفعہ 12(7) کے تحت دوبارہ کھولا گیا اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ سونے کے زیورات کی فروخت کے کچھ لین دین پر کی گئی کٹوتیاں جائز نہیں تھیں اور اس حد تک، درخواست گزار تشخیص سے بچ گیا تھا۔ درخواست گزار نے تشخیص کو دوبارہ کھولنے کی اس کوشش کی مخالفت کی اور اس نے

استدعا کی کہ وہ نوٹیفیکیشن کے تحت چھوٹ کا دعویٰ کرنے کا حقدار ہے، کیونکہ اس کا تعلق مینوفیکچررز کے اس طبقے سے ہے جس کا نوٹیفیکیشن میں حوالہ دیا گیا ہے۔

تاہم سیلز ٹیکس افسر نے درخواست گزار کی دلیل کو مسترد کر دیا اور زیر بحث سیلز ٹرانزیکشنز پر ٹیکس عائد کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے اپیلوں کو ترجیح دے کر مذکورہ 1 فیصلے کو چیلنج کیا، لیکن مذکورہ اپیلوں کو بھی مسترد کر دیا گیا۔ جب کہ اپیلیں زیر التواء تھیں، درخواست گزار سمیت دیگر ڈیلروں کے سلسلے میں کیے گئے اسی طرح کے جائزوں کو ان کی طرف سے ہائی کورٹ آف اٹریسہ (بالترتیب نمبر 151، 161، 162، 204، 209 اور 110 آف 1957) کے سامنے رٹ درخواستوں کے ذریعے چیلنج کیا گیا تھا۔

رٹ درخواستوں کی سماعت کرنے والی اٹریسہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے درخواست گزار کے کیس کو برقرار رکھا اور سیلز ٹیکس افسر کو ہدایت کرتے ہوئے مناسب رٹ جاری کیں کہ وہ درخواست گزار کے دعوے کو زیر بحث نوٹیفیکیشن کے تحت چھوٹ کی اجازت دے۔ ہائی کورٹ کے سامنے بنیادی تنازعہ نوٹیفیکیشن میں استعمال ہونے والے لفظ "مینوفیکچرر کی درست تشریح کے بارے میں تھا۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ "مینوفیکچرر کا مطلب تیار شدہ مصنوعات کا پہلا مالک ہے جس کے لیے اسے یا تو اس کے تنخواہ دار ملازم نے یا یہاں تک کہ آزاد کار یگروں نے اس سے خام مال اور لیبر چارجز کی وصولی پر بنایا تھا۔ اس نظریے کے مطابق، ہائی کورٹ کے سامنے درخواست گزاروں کو صنعت کار پایا گیا اور اس طرح وہ اپنے بنائے ہوئے سونے کے زیورات کی فروخت کے سلسلے میں چھوٹ کا دعویٰ کرنے کے حقدار تھے۔ یہ فیصلہ 13 مارچ 1959 کو سنایا گیا۔ اس فیصلے کے خلاف ریاست اٹریسہ نے اس عدالت میں اپیلیں دائر کی ہیں اور ان کو 1963 کی سول اپیل نمبر 92 سے 94 کے طور پر شمار کیا گیا ہے۔ یہ اپیلیں نمٹائے جانے تک زیر التواء ہیں۔

اٹریسہ ہائی کورٹ کے رٹ درخواستوں میں اپنا فیصلہ سنانے کے بعد، جس کا حوالہ دیا گیا ہے، اعتراض شدہ ایکٹ کو اٹریسہ مقننہ نے یکم اگست 1961 کو منظور کیا تھا۔ اس ایکٹ کو 10 ستمبر 1961 کو گورنر کی منظوری ملی اور اسے 18 ستمبر 1961 کو شائع کیا گیا۔ اس میں دفعہ 2 میں ایک عملی شق شامل ہے۔ دفعہ 2 میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی عدالت کے کسی فیصلے، فرمان یا حکم میں کسی بھی چیز کے باوجود، حکومت اٹریسہ کے 28 جولائی 1947 کے نوٹیفیکیشن کے شیڈول میں آئٹم 33 کے خلاف آنے والے لفظ "مینوفیکچرر کا مطلب ہوگا اور ہمیشہ اس کا مطلب یہ سمجھا جائے گا کہ وہ شخص جو اپنی محنت سے مناسب شکلوں میں مواد تیار کرتا ہے اور وہ شخص جو اس میں تیار کردہ اشیاء کے حوالے سے کاروبار کے مقصد کے لیے فیکٹری کا مالک ہے یا چلاتا ہے۔ یہ اس سیکشن کی

صداقت ہے جسے درخواست گزاروں نے موجودہ رٹ درخواستوں میں ہمارے سامنے چیلنج کیا ہے۔

یہ واضح ہے کہ اعتراض شدہ ایکٹ کے دفعہ 2 کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ مقننہ کا ارادہ، جیسا کہ ہائی کورٹ نے قرار دیا تھا، نوٹیفیکیشن میں ان تمام افراد کو شامل کرنا نہیں تھا جو سونے کی تیار شدہ مصنوعات کے پہلے مالک ہیں۔ سیکشن 2 سے پتہ چلتا ہے کہ قانون سازی کا ارادہ صرف ان افراد کو مذکورہ چھوٹ کا فائدہ دینا تھا جو خود کام کرتے ہیں اور سونے کے زیورات تیار کرتے ہیں یا جو کاروبار کے مقصد کے لیے فیکٹری چلاتے ہیں یا اس کے مالک ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، نوٹیفیکیشن جاری کرنے میں حکومت کا ارادہ ان تاجروں یا دکانداروں کو چھوٹ کا فائدہ دینا نہیں تھا جو کمیشن ایجنٹ سے زیادہ کچھ نہیں تھے اور جو ذاتی طور پر سونے کے زیورات بنانے کے لیے کام نہیں کرتے تھے یا جن کے پاس اس مقصد کے لیے کاریگروں کو ملازمت دینے والی فیکٹری نہیں تھی۔ اگر یہ سیکشن درست ہے، تو یہ عام بنیاد ہے کہ درخواست گزار چھوٹ کا دعویٰ کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔ دوسری طرف، اگر یہ دفعہ غلط ہے، تو درخواست گزار سونے کے زیورات کے پہلے مالک ہوں گے اور چھوٹ کا دعویٰ کرنے کے حقدار ہو سکتے ہیں۔

پہلی دلیل جس پر مسٹر شاستری نے ہمارے سامنے زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ ریاستی حکومت نے اسے دفعہ 6 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کی بنا پر چھوٹ دی تھی، اس لیے مقننہ اس چھوٹ کو ماضی سے ہٹانے کے لیے تیار نہیں تھا۔ پیرنٹ سیلز ٹیکس ایکٹ کا دفعہ 4 چارجنگ سیکشن ہے اور دفعہ 6 وہ دفعہ ہے جو ریاستی حکومت کو کسی بھی سامان یا سامان کی کلاس کی فروخت پر ٹیکس سے مستثنیٰ نوٹیفیکیشن جاری کرنے کا اختیار دیتا ہے اور اسی طرح ایسی شرائط اور مستثنیات کے تابع اس طرح کی کسی بھی چھوٹ کو واپس لے لیتا ہے جو وہ مناسب سمجھے۔ دلیل یہ ہے کہ چھوٹ دینے کا اختیار ریاستی حکومت کو دیا گیا ہے، اس کا استعمال ریاستی حکومت نے جائز طور پر کیا تھا اور اگرچہ مقننہ اس طرح کی چھوٹ کو واپس لے سکتی ہے، لیکن وہ ماضی سے ایسا نہیں کر سکتی۔ یہ واضح ہے کہ اگر ریاستی حکومت جو مقننہ کی نمائندہ ہے، اس کی طرف سے دی گئی چھوٹ کو واپس لے سکتی ہے، تو مقننہ کو اس حق سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ ایک بار چھوٹ جائز طور پر دی جانے کے بعد، مقننہ اسے ماضی سے واپس نہیں لے سکتا، کیونکہ اس سے نوٹیفیکیشن خود ہی کا عدم ہو جائے گا۔ ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں۔ مقننہ نے اعتراض شدہ ایکٹ کے سیکشن 2 کے ذریعے جو کچھ کرنے کا ارادہ کیا ہے وہ نوٹیفیکیشن کے ارادے کو واضح کرنا ہے۔ ذیلی موقف کے دفعہ 2 میں اعلان کیا گیا ہے کہ مندوب کا استثنیٰ دینے کا نوٹیفیکیشن جاری کرنے کا ارادہ مذکورہ استثنیٰ کا فائدہ صرف ان افراد تک محدود رکھنا تھا جو حقیقت میں سونے کے زیورات تیار کرتے ہیں یا اس مقصد کے لیے کاریگروں کو ملازمت دیتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ موجودہ بحث میں قانون سازی کی

نااہلی کا کوئی سوال کیسے سامنے آسکتا ہے۔ اور، اگر ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ چھوٹ دے یا اسے واپس لے جو ممکنہ طور پر اس سلسلے میں کوئی التزام کرنے کے لیے مقننہ کی اہلیت کو متاثر نہیں کر سکتا۔ لہذا، اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ اعتراض شدہ ایکٹ کے سیکشن 2 کا پس منظر عمل غلط ہے۔

پھر مسٹر شاستری کا دعویٰ ہے کہ یہ شق امتیازی ہے اور اس طرح، آرٹیکل 14 کے ذریعہ ضمانت شدہ قانون کے سامنے مساوات کی خلاف ورزی ہے۔ یہ دلیل بھی غلط نہیں کا شکار ہے۔ یہ سنجیدگی سے متنازعہ نہیں ہے کہ درخواست گزاروں کا تعلق تاجروں یا دکانداروں کے طبقے سے ہے جو کمیشن ایجنٹوں کی طرح ہیں۔ وہ کاریگروں کو سونا دیتے ہیں، کاریگروں کو ان کے لیبر چارجز ادا کرتے ہیں اور جب زیورات اس طرح تیار کیے جاتے ہیں، تو وہ گاہکوں کو فروخت کرنے سے پہلے کمیشن وصول کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں، یہ سمجھنا آسان نہیں ہے کہ تاجروں کے اس طبقے کا تعلق اسی طبقے سے کیسے کہا جاسکتا ہے جو خود سونے کے زیورات تیار کرتے ہیں یا فیکٹریاں چلاتے ہیں جہاں کاریگر انہیں تیار کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ مدعا علیہ ریاست کی جانب سے دائر جوابی حلف نامے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ درخواست گزار بعض اوقات ریاست اڑیسہ سے باہر کی فرموں کے ذریعے تیار کردہ سامان فروخت کرتے ہیں اور کسی بھی صورت میں انہوں نے خود زیورات تیار نہیں کیے تھے۔ چاہے وہ کاریگروں کو سونا دیتے ہیں وہ ان کا اپنا ہے یا گاہکوں کے ذریعے انہیں فراہم کیا جاتا ہے، یہ کوئی اہمیت کی بات نہیں ہے، کیونکہ اس سلسلے میں جو اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ وہ زیورات کی پیداوار سے براہ راست متعلق نہیں ہیں، اور اعتراف ہے کہ وہ خود مذکورہ زیورات تیار نہیں کرتے ہیں۔ لہذا، اعتراض شدہ ایکٹ کی دفعہ 2 کی دفعات کے نتیجے میں استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن کا فائدہ حاصل کرنے والے افراد کو درخواست گزاروں کے اسی طبقے سے تعلق رکھنے والا نہیں کہا جاسکتا، اور اگر ایسا ہے تو، آرٹیکل 14 کی بنیاد پر بنیادی دلیل موجود نہیں ہے۔

اس کے علاوہ، متنازعہ ایکٹ کے مقاصد میں سے ایک یہ واضح کرنا ظاہر ہوتا ہے کہ مقننہ کا ارادہ ان سناروں کو فائدہ پہنچانا ہے جو دراصل سونے کے زیورات بناتے ہیں اور اس مقصد کو صرف اس صورت میں انجام دیا جاسکتا ہے جب سونے کے زیورات تیار کرنے والے کاریگروں کو اپنے مسلسل روزگار میں رکھنے والے افراد کو چھوٹ دی جائے۔ اگر کوئی شخص خود سونے کے زیورات تیار کرتا ہے اور اگر کوئی شخص کاریگروں کو اس کے لیے سونے کے زیورات تیار کرنے کے لیے ملازم رکھتا ہے، تو وہ استثنیٰ کے تحفظ میں آتے ہیں۔ تاہم، درخواست گزاروں کے معاملے میں، وہ کسی بھی کاریگر کو اپنی مسلسل ملازمت میں نہیں رکھتے ہیں، اور اس لیے، اگر مقننہ کو لگتا ہے کہ انہیں چھوٹ کا فائدہ دینا ضروری نہیں ہے، تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مقننہ کی طرف سے کی گئی درجہ بندی کا اس

مقصد سے کوئی معقول تعلق نہیں ہے جو اس کے ذریعے حاصل کیا جانا چاہتا ہے۔ یہ دلیل یہ مانتی ہے کہ درخواست گزاروں کا تعلق اسی طبقے سے ہے جو ان افراد سے ہے جن کو چھوٹ کا فائدہ دستیاب ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں، یہ دونوں زمرے الگ ہیں اور ان کے درمیان کوئی مماثلت نہیں ہے۔

مسٹر شاستری کی طرف سے یہ بھی تجویز کیا گیا تھا کہ متنازعہ شق کا نتیجہ سونے کے زیورات بنانے کے کاروبار میں مصروف غریب طبقے کے افراد کو چھوٹ کے فائدے سے محروم کرنا ہے، اور اس سلسلے میں، انہوں نے اس حقیقت پر تبصرہ کیا ہے کہ نوٹیفیکیشن ان افراد کو چھوٹ کا فائدہ دیتا ہے جو کارخانے چلاتے ہیں لیکن یہ ان افراد کو اس فائدے سے انکار کرتا ہے جو چھوٹے پیمانے پر سونے کے زیورات بنانے کا کام جاری رکھتے ہیں، اور اس وجہ سے وہ کارخانے چلانے سے قاصر ہیں۔ یہ دلیل غلط ہے۔ اس نوٹیفیکیشن کی تشریح جیسا کہ اعتراض شدہ ایکٹ کے سیکشن 2 کے ذریعے کی گئی ہے، ان کاریگروں کو فائدہ پہنچاتا ہے جو خود زیورات تیار کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ تجارت میں مصروف آزاد کاریگروں کے ایک بہت بڑے حصے کا احاطہ کرتا ہے۔ نوٹیفیکیشن سے ان افراد کو بھی فائدہ ہوتا ہے جو فیکٹریاں چلاتے ہیں اور یہ کاریگروں کے مسلسل روزگار کو یقینی بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ چھوٹ دینے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ حاصل کیا جاسکتا ہے کہ صنعت کار کا مطلب یا تو مناسب طریقے سے نام نہاد صنعت کار ہے یا وہ جو کاریگروں کو سونے کے زیورات بنانے میں لگا دیتا ہے۔

مسٹر شاستری نے یہ بھی دلیل دی کہ اعتراض شدہ سیکشن کے ماضی سے متعلق عمل کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے ختم کر دیا جانا چاہیے، کیونکہ یہ آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت درخواست گزاروں کے بنیادی حق پر غیر معقول پابندی عائد کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اس سوال پر غور کرتے ہوئے کہ آیا کسی ایکٹ کو ماضی سے منظور کرنے کے قانون سازی کے اختیار کا معقول طور پر استعمال کیا گیا ہے یا نہیں، یہ پوچھنا مناسب ہے کہ ماضی سے متعلق کارروائی کیسے چلتی ہے۔ لیکن اس دلیل کو قبول کرنا مشکل ہوگا کہ چونکہ ماضی سے متعلق آپریشن کچھ معاملات میں سختی سے کام کر سکتا ہے، اس لیے قانون سازی خود ہی غلط ہے۔ اس کے علاوہ، موجودہ معاملے میں، ماضی سے متعلق آپریشن بھی بہت طویل مدت میں نہیں پھیلتا ہے۔ اتفاق سے، ریکارڈ سے یہ واضح نہیں ہے کہ درخواست گزاروں نے اپنے گاہکوں سے سیلز ٹیکس وصول نہیں کیا جب انہوں نے انہیں سونے کے زیورات فروخت کیے۔ مدعا علیہ ریاست کی طرف سے دائر جوابی حلف نامے میں الزام لگایا گیا ہے کہ یہاں تک کہ جہاں سیلز ٹیکس الگ سے وصول نہیں کیا گیا ہے، وہاں بھی وصول کی جانے والی قیمت میں سیلز ٹیکس شامل ہے کیونکہ اسی طرح کا کاروبار کرنے والے ہر جسٹریڈ ڈیلر کا معمول تھا کہ وہ

سیلز ٹیکس وصول کرتا ہے یا تو اسے الگ سے دکھاتا ہے اور اس طرح مجموعی کاروبار سے سیلز ٹیکس کی کٹوتی کا دعویٰ کرتا ہے تا کہ ٹیکس کے قابل ٹرن اوور کو الگ سے دکھایا جاسکے یا اسے قیمت میں شامل کیا جاسکے اور اسے وصول کردہ قیمت کے ایک حصے کے طور پر جمع کیا جاسکے۔ کسی بھی صورت میں، ہم یہ نہیں سمجھتے کہ اس معاملے کے حالات میں یہ ماننا ممکن ہوگا کہ اعتراض شدہ ایکٹ کے سیکشن 2 کی شق کو ماضی سے متعلق بنا کر مقننہ نے آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت درخواست گزاروں کے بنیادی حق پر پابندی عائد کر دی ہے جو معقول نہیں ہے اور عام لوگوں کے مفاد میں نہیں ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ درخواستیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہیں۔ سماعت کی فیس کا ایک سیٹ۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔